مسائل رہن

(از علامہ جی اے حق محمد)

حنفی مسلک

لغوی اعتبار سے کسی چیز کو کسی سبب سے روک لینا رہن کہلاتا ہے۔(۱)

شرعی اعتبار سے اصطلاح کے لحاظ سے کسی چیز کو ایسے حق کے عوض گروی رکھنا جس حق کی کلی یا جزوی طور پر وصولی اس چیز کے ذریعے ممکن ہو رہن قرار پاتا ہے۔(۲)

(نیز ملاحظہ فرمائیں : الفقه الاسلامی و ادلته' ۵ : ۱۸۰ اور کتاب الفقه علی المذاهب الاربعه، ۲ : ۳۱۹،)

مالکی مسلک

مالکی مسلک کی کتاب الشرح الصغیر میں رہن کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے۔ "رہن کسی مالیت رکھنے والی چیز کو کہا جاتا ہے جو اس کے مالک سے لے لی جائے۔ اس طرح کہ پھر مرتہن سے اس کی واپسی کا مطالبہ کیا جا سکے، تاکہ اس کے ذریعے اس قرض کی توثیق ہو جو قرض لازم ہے یا لازم ہونے والا ہے۔(۳)"

حنبلی مسلک

حنبلی مسلک کی کتاب المغنی میں ہے کہ : شرعی اصطلاح میں رہن ایسے مال کو کہا جاتا ہے جو قرض کی ادائیگی کے لئے یقین دہانی (وثیقہ) بن سکے۔

اور اگر مقروض سے قرض کی وصولی مشکل ہو جائے تو اس مال کی قیمت سے اس قرض کی ادائیگی کی جا سکے۔(۴)

شافعی مسلک (۵) اور اثنا عشری (۶) مسلک بھی اسی کے مطابق ہے۔

رہن کا جواز

حنفی مسلک

مسلک حنفی کی کتاب الہدایہ میں ہے کہ "رہن کا جواز قرآن و سنت اور اجماع و قیاس سے ثابت ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

وان کنتم علیٰ سفرولم تجدوا کاتباً فرھان مقبوضة (۲ : ۲۸۳)

جہاں تک سنت کا تعلق ہے کتاب کے آغاز میں رہن سے متعلق احادیث بیان کر دی گئی ہیں تاہم صاحب ہدایہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث بیان کی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے اناج خریدا جس کے عوض اپنی زرہ بطور رہن دے دی۔(۷)"

قرآن و سنت میں موجود دلائل کی بنیاد پر اُمت مسلمہ نے رہن کے جواز پر اجماع کیا ہے۔(۸)

سیدہ عائشہؓ کی روایت کردہ مندرجہ بالا حدیث پر اختلافی نقطہ نگاہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں : (المحلی = ۸ : ۰۸۷)

حنفی مسلک کی کتاب الہدایہ میں قیاس کے ذریعے بھی رہن کا جواز ثابت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ :

"رہن ایک طرح سے ضمانت اور یقین دہانی کا عہد ہے کہ حقدار کا حق ادا کر دیا جائے گا اور یہی بات کفالت میں ہوتی ہے، جب کفالت کا معاملہ جائز ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے رہن کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔"

(نیز ملاحظہ فرمائیں :**الفقه الاسلامی وادلّته ۵ : ۱۸۰**)

نوٹ :

سارے اسلامی ممالک رہن کے جواز پر متفق ہیں۔ ملاحظہ ہو شافعی مسلک کی کتاب

"کتاب الام" ۳ : ۱۲۲، مالکی مسلک کی کتاب الشرح الصغیر ۳ : ۳۰۳، حنبلی مسلک کی کتاب المغنی ۴ : ۳۲۶ اور اثنا عشری مسلک کی کتاب شرائع الاسلام : ۱۹۴،

(نیز ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ۔ ۲ : ۳۱۹ اور ملاحظہ کریں ضوء النہار۔ ۳ : ۱۶۲۲، نیز دیکھیں الانصاف ۵ : ۱۳۹)

سفر و حضر رہن کا جواز

حنفی مسلک

مسلک حنفی کی کتاب المبسوط میں ہے کہ :

"خواہ کوئی شخص حالت سفر میں ہو یا اپنے گھر میں مقیم ہو ہر دو صورتوں میں اس کے لئے عقد رہن کرنا جائز ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی زرہ ایک یہودی کو بطور رہن دی تھی تو آپؐ مدینہ منورہ ہی میں قیام پذیر تھے۔

اصحاب ظواہر کا کہنا ہے کہ آیت قرآنی "وان کنتم علیٰ سفر ولم تجدوا کاتبا فرھان مقبوضۃ" میں عقد رہن کو شرط سفر کے ساتھ معلق کیا گیا ہے جو اس کے وجود و عدم میں فرق کرنے کا متقاضی ہے۔ مگر احناف کہتے ہیں کہ یہ حقیقتاً بطور شرط مراد نہیں ہے بلکہ عام طور پر رہن کی ضرورت سفر میں پیش آتی ہے اور یہ اسی عام ضرورت کا بیان ہے۔"

اثنا عشری مسلک میں بھی سفر و حضر دونوں حالتوں میں رہن جائز ہے۔

حنبلی مسلک

حنبلی مسلک کی کتاب المغنی میں ہے کہ :

"رہن سفر و حضر میں جائز ہے مگر امام مجاہد صرف سفر میں رہن کو جائز کہتے ہیں، اور حضر میں اس کے جواز کے قائل نہیں ہیں"۔

(مالکی مسلک اور شافعی مسلک بھی احناف کے مسلک کے مطابق ہے ملاحظہ فرمائیں مالکی مسلک کی کتاب الشرح الصغیر = ۳ : ۳۰۳ اور شافعی مسلک کی کتاب، کتاب الام = ۳ : ۱۲۲، اور المجموع = ۱۳ : ۷۷ نیز ملاحظہ فرمائیں المحلی = ۸ : ۸۷)

عقد رہن کے ارکان

حنفی مسلک

حنفی مسلک کی کتاب الہدایہ میں لکھا گیا ہے کہ :

''بنیادی طور پر عقد رہن کے دو ارکان ہوتے ہیں۔ پہلا ایجاب اور دوسرا قبول، بعض علماء کا خیال ہے کہ صرف ایجاب ہی اس کا رکن ہے کیونکہ عقد رہن ایک رضامندی اور محض بھلائی کا عقد ہوتا ہے۔ اس میں جبر نہیں ہوتا اور جب راہن اپنی خوشی سے اپنا مال بطور رہن دینے کے لئے تیار ہو تو عقد رہن کے لئے اتنی بات کافی ہے جس طرح ہبہ یا صدقہ میں ہوتا ہے۔''

مالکی مسلک

مالکی مسلک کی کتاب الشرح الصغیر میں مطلقاً عقد رہن کا اعتبار کرتے ہوئے اس کے لئے چار ارکان قرار دیئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

''عاقدین : ان میں راہن اور مرتہن دونوں شامل ہیں۔''

''مرہون : یعنی وہ مال جو رہن رکھا جائے۔''

مرہون بہ : یعنی عوض رہن جو قرضہ ہوتا ہے۔

الفاظ : یعنی ایسے الفاظ جن سے عقد رہن پر رضامندی ظاہر ہوتی ہو۔ ابن قاسم کا کہنا ہے کہ الفاظ میں صراحت ضروری ہے۔

(نیز ملاحظہ فرمائیں۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۔ ۵ : ۱۸۳، ۱۸۴۔
بحوالہ البدائع۔ ۶ : ۱۳۵، الدر المختار۔ ۵ : ۳۴۰۔
الشرح الصغیر ۔ ۳ : ۳۰۴، کشاف القناع۔ ۳ : ۳۰۷ اور
کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ۔ ۲ : ۳۱۹، ۳۲۰)

عقد رہن کا انعقاد

حنفی مسلک

مسلک حنفی کی کتاب فتاوی عالمگیری میں امام سرخسیؒ کی کتاب المحیط کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ "اگر قرضدار نے اپنے قرض خواہ کو ایک کپڑا دے کر کہا کہ اس کو اس وقت تک اپنے پاس رکھ لے جب تک کہ میں قرضہ ادا نہ کردوں تو امام ابو حنیفہؒ اس کو رہن قرار دیتے ہیں مگر امام ابو یوسف کا قول ہے کہ قرض دار وضاحت کے ساتھ اپنے قرض خواہ سے کہے کہ یہ کپڑا تو اپنے مال قرضہ کے عوض رکھ لے جب میں قرضہ ادا کردوں گا تو یہ کپڑا لے لوں گا یا واضح طور پر کہے کہ یہ کپڑا بطور رہن رکھ لے تب یہ عقد رہن ہوگا ورنہ تو نہیں ہوگا۔

فتاوی عالمگیری : فتاوی قاضی خاں کے حوالے سے لکھا ہے کہ "اگر قرضدار اپنے قرض خواہ کو نقد رقم دیتے ہوئے کہے کہ تم یہ رقم اپنے حق کے عوض لے لو اور اپنے قبضے پر گواہ لادو تو یہ رہن نہ ہوگا بلکہ ادائے قرض بن جائے گا۔ اگر قرض دار نے کہا کہ یہ نقد رقم اس وقت تک رکھ لو جب تک کہ میں تمہارا حق ادا کردوں اور اس نقد رقم کی وصولی پر گواہ لادوں اس پر قرض خواہ نے وہ رقم اپنے قبضے میں لے لی تو یہ عقد رہن ہوگا ادائے قرض نہ ہوگا۔

اگر قرضدار نے قرض خواہ کو اپنا جانور دیا کہ ادائے قرض کی مدت تک اس کو استعمال کرے یا گھر اس کے قبضے میں دے کہ مدت ادائے قرض دو ماہ تک اس میں قرض خواہ سکونت رکھے تو یہ رہن نہ ہوگا بلکہ اجارہ فاسدہ کی صورت ہوگی۔ اگر قرض خواہ نے اسکو استعمال کیا تو اسے اجر مثل دینا ہوگا۔ (جاری ہے)

تفسیر رقیہ

مسلمان خواتین کے لئے بے مثال تحفہ

آج ہی طلب کیجئے : بزم فیضان قادریہ 7/29 بی ون ایریا لیاقت آباد' کراچی